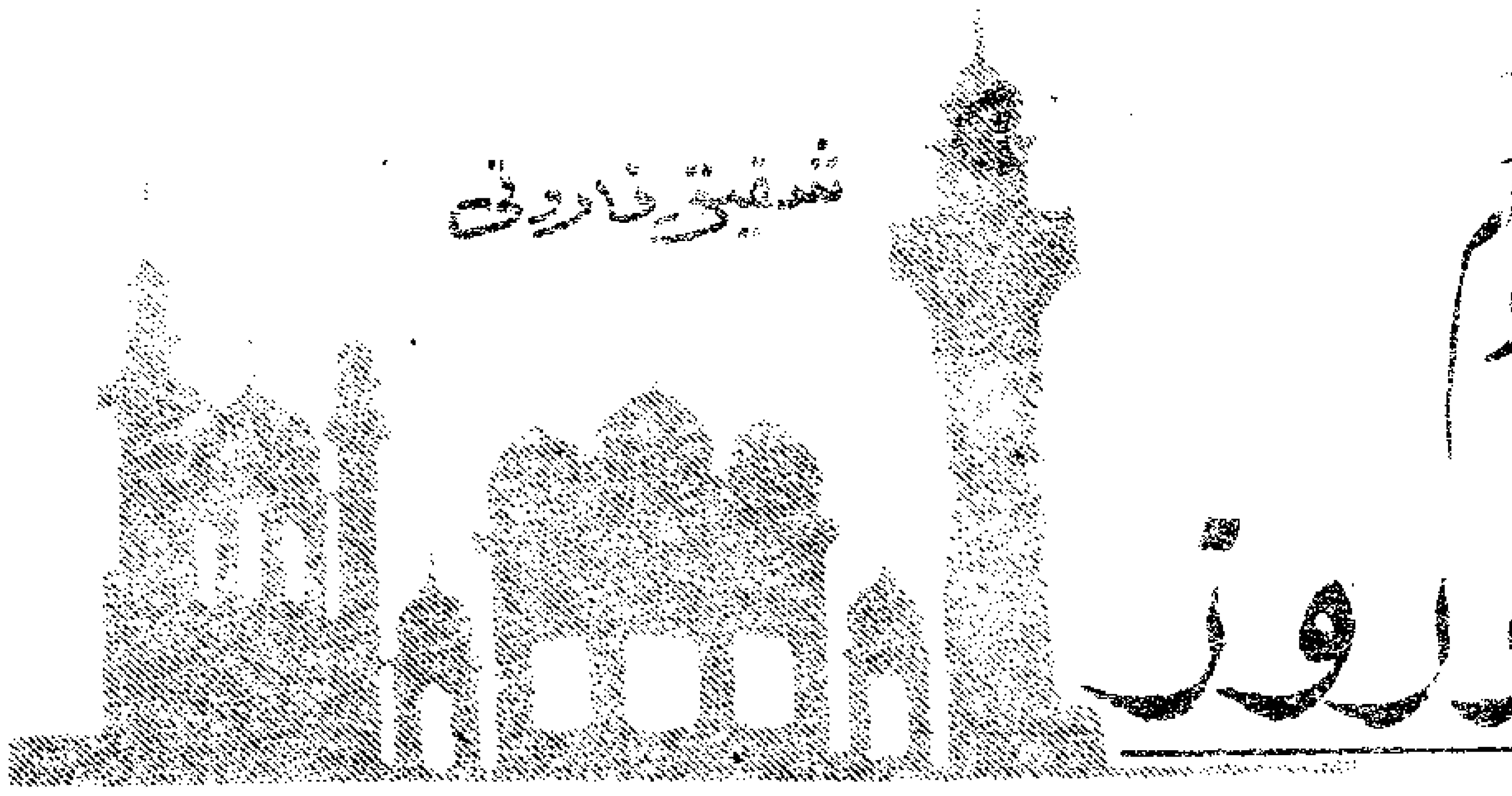

دار العلوم کے شب و روز

شفیق فاروقی

* **تعلیمی سرگرمیاں** | ۱۰ ارشوال کو نئے تعلیمی سال کا آغاز ہوا۔ اور بڑے جوش و خروش سے قدیم اور جدید طلبہ نے داخلہ لیا۔ ۲۴ رشوال کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے دار الحدیث میں ترمذی شریف کے درس اور ختم کلام پاک سے افتتاح ہوا۔ افتتاحی خطاب میں حضرت نے طلبہ کے دوران تعلیم کے فرائض و آداب پر خطاب فرمایا۔ جو نشر کیا جا رہا ہے۔ اس سال اساتذہ میں حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب کوہستانی کا اضافہ کیا گیا سبکدوش ہونے والے استاذ کی جگہ ان کی تقرری عمل میں آئی۔ اور اب وہ اعلیٰ فنون کی کتابیں پڑھا رہے ہیں۔ اسی طرح مولانا عبدالقیوم صاحب ڈیروی فاضل حقانیہ کی تقرری بھی موتمر المصنفین کے تصنیفی کام کے علاوہ ایک آدھ گھنٹہ اسباق بھی پڑھا رہے ہیں۔ آپ کے ذمہ اصل کام حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے امالی ترمذی کی صفائی و ترتیب کا ہے۔ جو آپ حضرت مولانا سمیع الحق کی نگرانی اور تعاون و اشتراک سے شروع کر چکے ہیں۔ صاف شدہ مسودہ بعد از عصر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو سنایا جاتا ہے۔ اور حضرت اس میں ترمیم و اضافہ اور مکمل نظر ثانی فرما رہے ہیں۔

حقائق السنن شرح جامع السنن کے نام سے اس عظیم الشان شرح کا آغاز ہو چکا ہے۔ کتاب کے افتتاح کے لئے مولانا سمیع الحق صاحب نے پچھلے سال ۱۰ ارمحرم الحرام ۱۴۰۱ھ کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اور تمام اساتذہ کو دفتر الحق میں زحمت دی تھی اور حضرت مدظلہ نے اپنے مبارک دستخط اور خطبہ مبارک لکھ کر اور سب اساتذہ نے مل کر اس کی تکمیل کی توفیق کی دعا فرمائی۔ تمام اہل علم حضرات سے اس کام کے باحسن تکمیل کی دعا فرماتے رہیں۔

* دار الحفظ والتجوید میں بھی بحمد اللہ تعلیم و تدریس کا کام باحسن طریقہ شروع ہو گیا ہے۔ اس وقت صرف شعبہ حفظ میں اسی بچے زیر تعلیم جن میں سے تقریباً ۵۰ طلبہ کی رہائش بھی دار الحفظ میں ہے۔ تین جید قراء و حفاظ مصروف کار ہیں۔ الحمد للہ دار العلوم کے تمام شعبے تعلیم و تدریس میں یکسوئی سے مصروف ہیں۔

* ۱۳ رستمبر صبح نو بجے پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر جناب پروفیسر طاہر خیلی صاحب یونیورسٹی سنڈیکیٹ کے دیگر معزز ارکان کے ساتھ دار العلوم تشریف لائے۔ پروفیسر محمود الحق حقانی صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے معزز مہمانوں کو دار العلوم کے مختلف شعبوں کا معائنہ کرایا۔ جناب وائس چانسلر صاحب دار العلوم کے وسیع تعلیمی و اشاعتی کام اور تعمیرات کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوتے۔ دار العلوم کو تین ہزار روپیہ عطیہ بھی پیش فرمایا۔ اور دونوں تعلیمی اداروں کی ہر طرح کے باہمی ربط و تعاون کی مخلصانہ پیش کش بھی فرمائی۔